SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تحقیق:
زبیر جمالوی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مَنْ سَبَّ نبیا فاقتلوہ روایت کی تحقیق

تحریر: زبیر جمالوی

(فاضل جامعۃ المدینہ، ملتان)

(متخصص فی الفقہ، لاہور)

تاریخ: 5 جنوری 2021

یاد رہے کہ اس تحریر کا مقصد صرف مذکورہ حدیث کی علمی اور فنی حیثیت کو واضح کرنا ہے۔
گستاخ رسول کے بارے میں فقہی احکام معتبر کتب میں موجود ہیں، اور شریعت کی رو سے اس پر حد قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔
عام عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔

سنداول

رقم الحدیث:659

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ الْقَاضِي بِمَدِينَةِ طَبَرِيَّةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

«مَنْ سَبَّ الْأَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي جُلِدَ»

مفہوم:

جس نے انبیاء کو گالی دی اس کو قتل کیا جائے اور جس نے میرے صحابہ کو گالی اس کو کوڑے مارے جائیں

[393 / 1, الطبراني, المعجم الصغير]

[٤٦٠ المقدسي، علي بن المفضل، الأربعون على الطبقات]

معجم اوسط میں اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں

رقم الحديث: 4602

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ الْقَاضِي قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«مَنْ شَتَمَ الْأَنْبِيَاءَ قُتِلَ، وَمَنْ شَتَمَ أَصْحَابِي جُلِدَ»

مفہوم:

جس نے انبیاء کو گالی دی اس کو قتل کیا جائے اور جس نے میرے صحابہ کو گالی اس کو کوڑے مارے جائیں

[۵/۳۵ الطبراني، المعجم الأوسط،]

روایت کے متعلق ائمہ کا کلام

▪(1)▪

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (سال وفات 911ھ) اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

الطبرانی فی الأوسط بسند ضعیف

مفہوم:

یہ. روایت معجم اوسط للطبراني میں ضعیف سند سے مروی ہے

[241 ,السيوطي, مناهل الصفا]

▪(2)▪

امام یحیی عامری رحمہ اللہ (سال وفات 893ھ) اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

وھذا الحدیث وان کان فی اسنادہ ضعف فقد اعتضد بالاجماع

مفہوم:

اس روایت کی سند میں اگرچہ ضعف ہے لیکن اجماع کی وجہ قوی ہوگئی ہے

[۲/ ۱۹۵ بهجة المحافل وبغية الأماثل،]

▪(3)▪

امام زین الدین مناوی رحمہ اللہ (سال وفات 1031ھ) نے بھی روایت کو صرف ضعیف قرار دیا

طب عَن عَليّ باسناد ضَعِيف

مفہوم:

امام طبرانی رحمہ اللہ (سال وفات 360ھ) نے اس کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ (سال وفات 40ھ) سے ضعیف سند سے روایت کیا ہے

[۲/ ۴۲۲ ، المناوي، التيسير]

▪(4)▪

علامہ عزیزی (سال وفات 1070ھ) نے بھی صرف ضعیف کہنے پر اکتفا کیا

طب عن علی بإسناد ضعیف

مفہوم:

امام طبرانی رحمہ اللہ (سال وفات 360ھ) نے اس کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ (سال وفات 40ھ) سے ضعیف سند سے روایت کیا ہے

[۴/۳۰۰ العزیزي، السراج المنیر،]

▪(5)▪

علامہ صنعانی (سال وفات 1182ھ) نقل کرتے ہیں

.رواته كلهم ثقات إلا العمرى

مفہوم

سوائے عبید اللہ العمری کے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں

[۱۰/۲۵۲ ، الصنعاني، التنویر]

▪(6)▪

امام ابن الملقن رحمہ اللہ (سال وفات 804ھ) فرماتے ہیں:

وفیہ عبید اللہ العمری ضعفه النسائی جدًا، وقال: کذاب

[ابن الملقن، التوضیح لشرح الجامع الصحیح، ۳۱/ ۵۴۴]

امام نور الدین ہیثمی (سال وفات 807ھ) اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ عَنْ شَيْخِهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ رَمَاهُ النَّسَائِيُّ بِالْكَذِبِ

[نور الدين الهيثمي, مجمع الزوائد ,6/ 260]

اس راوی کو امام. نسائی رحمہ اللہ (سال وفات 303ھ) نے اس کو متہم قرار دیا ہے

اور نسائی رحمہ اللہ کا تشدد مشہور ہے

ویعتبر النسائی من المتشددین فی جرح الرجال

[أكرم العمري، بحوث في تاريخ السنة المشرفة، ۹۶]

لیکن امام دار قطنی رحمہ اللہ (سال وفات 385ھ) نے اس کو صرف **ضعیف** قرار دیا ہے

سند دوم

حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُوعَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَلْبُونَ عَنْ الشَّيْخِ أَبِي ذَرٍّ الْهَرَوِيّ إِجَازَةً قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيُّ وَأَبُوعُمَرَبْنُ حَيَّوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَبَالَةَ حدثنا عبد الله بن مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ محمد بن على بت الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوهُ وَمَن سَبَّ أَصْحَابِي فَاضْرِبُوهُ

مفہوم:

جس کسی نبی کو گالی دی اس کو قتل. کر دو اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس کو مارو

[الشفا, القاضي عياض، 2/22]

اس روایت میں **عبد العزیز بن محمد بن الحسن بن زبالہ** ضعیف ہے لیکن اس کی وجہ سے روایت کو موضوع نہیں کہا سکتا

روایت کے متعلق ائمہ کا کلام

امام تقی الدین سبکی (سال وفات 756ھ) شفا شریف کی روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

عبد العزیز بن محمد بن الحسن بن زبالة، جرحه ابن حبان وغیره

مفہوم:

ابن زبالہ پر امام ابن حبان رحمہ اللہ (سال وفات 354ھ) نے جرح کی ہے

[149, السبكي, السيف المسلول على من سب الرسول]

اپنی دوسری کتاب میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد ان صح وان ثبت کے الفاظ فرمائے

وَقَوْلُهُ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «مَنْ سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوهُ» إنْ ثَبَتَ فَهُوَ عُمْدَةٌ

مفہوم:

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: مَنْ سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوهُ اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے تو یہ ایک مضبوط دلیل ہے

[۲/ ۵۸۴ السبكي، تقي الدين، فتاوى السبكي،]

وَالْحَدِيثُ الَّذِي يُرْوَى «مَنْ سَبَّ صَحَابِيًّا فَاجْلِدُوهُ» إنْ صَحّ

[۲/ ۵۷٦ السبكي، تقي الدين، فتاوى السبكي،]

یہ دونوں عبارتیں صرف ضعف کی جانب اشارہ کرتی ہیں۔

شیخ ابن قیم (سال وفات 751ھ) لکھتے ہیں

الْمُحَدِّثُ بِهِ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ضَعِيفٌ

مفہوم:

اہل بیت سے حدیث بیان کرنے والا ابن زبالہ ضعیف ہے

[ابن القیم، أحکام أھل الذمۃ، ۱۴۵۷/۳]

امام ملا علی قاری رحمہ اللہ (سال وفات 1014ھ) اس روایت کا دفاع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قال الحلبی الحدیث هذا لیس فی الکتب الستة قلت الحدیث قد ساقه القاضی بسنده من طریق الدارقطنی وهو إمام جلیل من أهل السنة

وقد رواه الطبرانی فی الکبیر أیضا لکنه بسند ضعیف عن علی رضی الله تعالی عنه: من سب الأنبیاء قتل ومن سب أصحاب جلد

ورواه أیضا عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما: مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ والناس أجمعین

وروی أحمد والحاکم فی مستدرکه: من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب الله تعالی

وفي حاشية التلمساني عن علي رضي الله تعالى عنه قال: لا أوتى بمن فضلني على أبي بكر وعمر إلا جلدته

مفہوم:

امام حلبی نے فرمایا: یہ روایت کتب ستہ میں نہیں میں کہتا ہوں (اگرچہ صحاح ستہ میں نہیں) لیکن اس کو امام قاضی عیاض رحمہ اللہ (سال وفات 544ھ) امام دار قطنی رحمہ اللہ (سال وفات 385ھ) کی سند سے روایت کیا ہے اور وہ اہل سنت کے جلیل القدر امام ہے

(1)

اور امام طبرانی رحمہ اللہ (سال وفات 360ھ) نے بھی اس کو مولی علی کرم اللہ وجہہ سے ضعیف سند سے روایت کیا ہے

(2)

اس کے شواہد میں سے یہ ہے کہ جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہے

(3)

اور یہ بھی ہے کہ جس نے مولی علی کرم اللہ وجہہ (سال وفات 40ھ) کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی

اور اسی طرح مولی علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: جس نے مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (سال وفات 13ھ) پر مجھے فضیلت دی اس کو میں تہمت کی حد لگاؤں گا

[۲/ ۴۰۳ الملا علی القاري، شرح الشفاء]

امام ابو حاتم رحمہ اللہ (سال وفات 277ھ) اسی طرح امام. ذہبی رحمہ اللہ (سال وفات 748ھ) نے بھی ابن زبالہ کو **مجہول** قرار دیا ہے

اور عمومی حالات میں مجہول کی حدیث کو موضوع نہیں ہوتی امام ملا علی قاری رحمہ اللہ (سال وفات 1014ھ) فرماتے ہیں:

جهالة بعض الرواة لا تقتضي كون الحديث موضوعا وكذا انكارة الالفاظ، فينبغي ان يحكم عليه بانه ضعيف، ثم يعمل بالضعيف في فضائل الاعمال

مفہوم:

یعنی بعض راویوں کا مجہول یا الفاظ کا بے قاعدہ ہونا یہ نہیں چاہتا کہ حدیث موضوع ہو، ہاں ضعیف کہو، پھر فضائل اعمال میں ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے

[109 مجموعة رسائل الملا علي القاري،]

سند سوم

رقم الحديث:840

حدثنا أبو الحسن مُزاحِم بن عبد الوارث البصری: نا الحسين بن حُميد بن الربيع اللَّخْمی، قال: حدّثنی عبد السلام بن صالح الهروی، قال: حدثنی علی بن موسى الرِّضا، قال: حدثنی أبی: موسى بن جعفر عن أبيه: جعفر بن محمَّد عن أبيه: محمد بن علی عن أبيه: علی بن الحسين عن أبيه عن علیٍّ عن النبیِّ - صلى الله عليه وسلم - قال:

مَنْ سبَّ نبيًّا من الأنبياءِ فاقتلوه، ومَنْ سبَّ أحدًا من أصحابی فاجلِدوه

[۴۱/۳ البسام بترتیب وتخریج فوائد تمام،]

اس سند میں **حسین بن حمید** متہم ہے

[۲۸۰/۲ ابن حجر العسقلاني، لسان الميزان،]

اور **عبد السلام بن صالح** مختلف فیہ ہے عبد السلام کی بعض نے تضعیف کی اور امام ابن معین وغیرہ نے توثیق فرمائی ہے

[۳۲۰/۶ ابن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب،]

عبد السلام کو حافظ ابن حجر عسقلانی (852) رحمہ اللہ نے **صدوق** قرار دیا

[۳۵۵ ابن حجر العسقلاني، تقريب التهذيب،]

مختصر یہ ہے کہ **علی بن موسی رضا** سے اس کو روایت کرنے والے 3 راوی ہیں

(1)

ابن ابی اویس

(2)

عبد اللہ بن موسی

(3)

عبد السلام ہروی

[۸۷ الخطیب البغدادي، السابق واللاحق في تباعد ما بین وفاة راویین عن شیخ واحد،]

روایت کے شواہد

(مرفوع روایات)

امام طبرانی (سال وفات 360ھ)، قاضی عیاض (سال وفات 544ھ) اور ابو تمام (سال وفات 414ھ) رحمھم اللہ کے علاوہ کئی اور محدثین نے بھی اس کو روایت کیا ہے

▪(1)▪

ابن نجار...(سال وفات 643ھ)

من سب نبيًّا فاقتلوه ومن سب أصحابي فاضربوه

ابن النجار عن علی

[السيوطي، جامع الأحاديث، ٢٠/٣٦٨]

▪(2)▪

امام ابن الطیب رحمہ اللہ (سال وفات 1170ھ) اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قَالَ الطَّبَرَانِيّ الحَدِيث لَا يُرْوى إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَاد تفرد بِهِ ابْن أبي أويس قَالَ وَله شَاهد فِي الْجَامِع الْكَبِير انْتهى المسلسل كَذَلِك

مفہوم:

جامع کبیر میں اس کا ایک شاہد بھی موجود ہے

[علم الدين الفاداني، العجالة في الأحاديث المسلسلة، ٦٥]

▪(3)▪

امام دیلمی....(سال وفات 509ھ)

علیّ بن أبی طَالب

من سبّ نَبیا فَاقْتُلُوهُ وَمن سبّ أَصْحَابِی فَاضْرِبُوه

[۳/ ۵۴۱ الدَّيْلَمي، الفردوس بمأثور الخطاب،]

▪ (4) ▪

امام خلال و امام ازجی

امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ اور شیخ ابن تیمیہ حرانی کے مطابق اس کو امام ابو القاسم ازجی رحمہ اللہ (سال وفات 444ھ) اور امام محمد خلال رحمہ اللہ (سال وفات 439ھ) نے بھی روایت کیا ہے

[150, السبكي، السيف المسلول على من سب الرسول]

[۹۲ ابن تيمية، الصارم المسلول على شاتم الرسول،]

[۳/ ۱۴۵۵ ابن القيم، أحكام أهل الذمة،]

شیخ ابن تیمیہ (سال وفات 728ھ) نے بھی اس کو موضوع نہیں قرار دیا صرف ایک ضعیف راوی کی نشاندہی کی ہے

[۹۳ ابن تیمیة، الصارم المسلول]

▪(5)▪

رقم الحديث: 3520

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: أَغْلَظَ رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقُلْتُ: أَقْتُلُهُ فَانْتَهَرَنِي، وَقَالَ:

«لَيْسَ هَذَا لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

مفہوم:

ابو برزہ اسلمی (سال وفات 64ھ) بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ سخت کلامی کی، تو میں نے (کہا): "کیا میں اسے قتل کر دوں؟" اس پر آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا

"رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں۔"

[۳/۴۴۶ ، النسائي، السنن الکبری]

امام نسائی رحمہ اللہ (سال وفات 303ھ) اس روایت کو باب الحکم فیمن سب رسول الله کے تحت ذکر کیا شیخ ابن تیمیہ (سال وفات 728ھ) نے بھی اس روایت کو اسی تناظر میں پیش کی

[۹۳، ابن تیمیة، الصارم المسلول علی شاتم الرسول]

ائمہ کرام کا اس روایت سے استناد کرنا

محدث اِسماعیل عجلونی (سال. وفات 1162ھ) رحمہ اللہ نے بھی اس روایت سے استناد کیا ہے:

ولا يبعد أن يكون المعنى سب أصحابي ذنب لا يغتفر، أي لا يسامح لحديث من سب أصحابي فاضربوه ومن سبني فاقتلوه

مفہوم:

یہ بعید نہیں کہ اس کا مطلب ہو: میرے صحابہ کو گالی دینا ایسا گناہ ہے جو معاف نہیں کیا جائے گا، یعنی اس کی بخشش نہیں ہو گی۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے

"جس نے میرے صحابہ کو گالی دی، اسے مارو، اور جس نے مجھے گالی دی، اسے قتل کر دو۔"

[العجلوني، كشف الخفاء، ۱/۴۴۴]

یہی بات امام ملا علی قاری رحمہ اللہ (سال وفات 1014ھ) نے بھی ذکر کی

[الملا علي القاري، الأسرار المرفوعة، ۲۱۴]

وَقد وَرد عَنهُ ـ صلی الله علیه و سلم ـ: أن مَنْ سَب الأنبيَاء قتل، ومَنْ سَب أصحَابي جلد رَواهُ الطبَراني عن علي كرمَ الله وَجهَهُ

[الملا علي القاري، شم العوارض في ذم الروافض، ۳۵]

امام محمد بن یوسف صالحی شامی رحمہ اللہ (سال وفات 942ھ) نے بھی اس سے استناد کیا

وأمّا الآثار.......أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من سب نبيّا فاقتلوه، ومن سبّ أصحابي فاضربوه.

[الصالحي الشامي، سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، ۱۲/۳۰]

امام ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (سال وفات 974ھ) نے بھی اس سے استناد کیا

وَعَن عَلیّ رَضِی اللهُ عَنهُ من سبّ الْأَنْبِيَاء قتل وَمن سبّ أَصْحَابِي جلد
[١/ ١٤ ابن حجرالهيتمي، الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة،]

امام الحرمین جوینی شافعی رحمہ اللہ (سال وفات 478ھ) نے اس کو ذکر کیا:

وردفي الأخبار: من سبّ نبيّاً فاقتلوه، ومن سبّ أصحابه فاجلدوه
[١٨/ ٤٧ الجويني، أبو المعالي، نهاية المطلب في دراية المذهب،]

امام غزالی شافعی رحمہ اللہ (سال وفات 505ھ) نے بھی اس کو ذکر کیا

وَفِي الْخَبَر من سبّ نَبيا فَاقْتُلُوهُ وَمن سبّ أَصْحَابه فاجلدوه
[٧/ ٨٧ أبو حامد الغزالي، الوسيط في المذهب،]

هذا حديث لا يعرف
[٤/ ١٥٨ ابن الصلاح، شرح مشكل الوسيط،]

امام سبکی رحمہ اللہ (سال وفات 756ھ) نے امام. ابن الصلاح (سال وفات 643ھ) کے قول کہ یہ حدیث معروف نہیں. پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وابن الصلاح قال في كلامه على الوسيط هذا حديث لا يعرف، وهذا الكلام من ابن الصلاح لأنه لم

يقف على إسناده

مفہوم:

امام ابن الصلاح رحمہ اللہ کو اس کی سند پر اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے یہ قول. فرمایا ہے

[١٥٠ السبكي، تقي الدين، السيف المسلول]

آثار صحابہ وتابعین

(1)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ (سال وفات 23ھ)

وعن عمر رضی اللہ عنہ أنه أتی برجل سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلته، ثم قال عمر

من سب اللہ أو سب أحدًا من الأنبياء فقاتلوه

مفہوم

سیدنا عمر کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس رسول. اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گالی دی تھی تو آپ. رضی

اللہ عنہ اس کو قتل. کیا اور فرمایا:

جو اللہ. تعالیٰ یا کسی نبی کو گالی دے اس کو قتل. کر دو

اس کی سند میں عصمہ بن فضالہ الانصاری منکر الحدیث ہے اور اس کی یہ حدیث غیر محفوظ ہے

[۸۸/۷ ابن عدي، الكامل في ضعفاء الرجال،]

شیخ ابن تیمیہ (سال وفات 728ھ) نے اس قصہ کو اس اور سند سے بیان کر کے استناد کیا ہے

[۲۰۱ ابن تيمية، الصارم المسلول]

(2)

ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ (سال وفات 68ھ)

وعن ابن عباس قال: أيما مسلم سب الله أو سب أحدًا من الأنبياء فقد كذب برسول الله صلى الله عليه وسلم، وهى ردة، يستتاب فإن رجع وإلا قتل، وأيما معاهد عاند فسب الله أو سب أحدًا من الأنبياء أو جهر به فقد نقض العهد فاقتلوه

مفہوم:

جو مسلمان یا کافر اللہ تعالیٰ یا کسی بھی نبی کو گالی دے تو اس کو قتل کر دو

[۱۲۴ السبكي، السيف المسلول]

[۵/۵۵ زاد المعاد]

.(3)

ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ (سال وفات 73ھ) کے پاس ایک شخص گزرا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا اس شخص کے جانے کے بعد کسی نے آپ. کو بتایا کہ یہ گزرنے والا شخص یہ کام. کرتا ہے تو آپ. رضی اللہ عنہ نے فرمایا

لو سمعته لقتلته

مفہوم:

اگر میں اس سے یہ سن لیتا تو اس کو قتل. کر دیتا

[۱۲/۳۱۱ ، أحمد بن حنبل، الجامع لعلوم الإمام أحمد]

(4)

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللّٰہ (سال وفات 101ھ)

وعن خليد أن رجلاً سب عمر بن عبد العزيز فكتب عمر: أنه لا يقتل إلا من سب رسول الله صلى الله

عليه وسلم

مفہوم:

کسی شخص نے سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو گالی دی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے عمال. کو لکھ بھیجا کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کسی اور گالی دینے والے کو. قتل نہ کیا جائے

.

[124، السبكي,السيف المسلول]

پھر صحابہ کا گستاخان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل کرنے کے کئی واقعات کتب میں موجود ہیں مندرجہ ذیل سطور میں ہم کچھ کی طرف اشارہ کرتے ہیں

(1) کعب بن اشرف کا قصہ

(2) ابو رافع ی-ہودی کا قصہ

(3) عبد اللہ بن خطل کا قصہ

(4) ابو عفک شاعر کا قصہ

سفیان ہذلی کا قصہ (5)

ظالم حویرث کا قصہ (6)

معاویہ مغیرہ کا قصہ (7)

نابینا صحابی کی ام ولد کا قصہ (8)

عمیر بن امیہ کی بہن کا قصہ (9)

عمیر بن عدی کا قصہ (10)

مندقون نصرانی کا قصہ (11)

عبد اللہ بن النواحہ کا قصہ (12)

اب ہم حدیث کی تقویت پانے کی کچھ صورتیں ذکر کرتے ہیں

(1) اجماع امت

(2) تلقی امت

(3) شہرت سے تقویت

نقل اجماع

امام ابن منذر رحمہ اللہ (سال وفات 319ھ) فرماتے ہیں:

وأجمعوا على أن من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن له القتل

مفہوم:

اس بات پر تمام. کا اجماع ہے جو کسی نبی کو گالی دے ان کو قتل. کیا جائے گا

[128 / 1, الإجماع لابن المنذر]

امام یحیی عامری رحمہ اللہ (سال وفات 893ھ) اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

وهذا الحديث وان كان فی اسناده ضعف فقد اعتضد بالاجماع

مفہوم:

اس روایت کی سند میں اگرچہ ضعف ہے لیکن اجماع کی وجہ قوی ہو گئی ہے

[۲ / ۱۹۵ بهجة المحافل وبغية الأماثل،]

امام محمد بن عبد الباقي زرقانی رحمہ اللہ (سال وفات 1122ھ) فرماتے ہیں:

وأما السنة فكثيرة، منها ما رواه الدارقطنی والطبرانی، عن علی، رفعه: من سب نبيًا فاقتلوه،

ومن سب أصحابی فاضربوه، وسنده ضعيف، لكن اعتضد بالإجماع،

مفہوم

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اجماع کی وجہ سے قوی ہو گئی ہے

[۷ / ۳۳۴ الزرقاني، محمد بن عبد الباقي، شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،]

تلقی بالقبول سے تقویت

امام ابو بکر جصاص رازی حنفی (سال وفات 370ھ) فرماتے ہیں:

وَإِنْ كَانَ وُرُودُهُ مِنْ طَرِيقِ الْآحَادِ، فَصَارَ فِي حَيِّزِ التَّوَاتُرِ; لِأَنَّ مَا تَلَقَّاهُ النَّاسُ بِالْقَبُولِ مِنْ أَخْبَارِ الْآحَادِ فَهُوَ عِنْدَنَا فِي مَعْنَى الْمُتَوَاتِرِ لِمَا بَيَّنَّاهُ فِي مَوَاضِعَ

مفہوم:

ہم نے کئی جگہ. یہ بات کہی ہے کہ جب خبر واحد کو تلقی بالقبول حاصل. ہو جائے تو وہ حدیث ضعیف نہیں رہتی بلکہ متواتر کے درجہ تک بھی پہنچ جاتی ہے

[۱/۴۶۷ الجصاص، أحكام القرآن للجصاص،]

امام بدر الدین زرکشی (سال وفات 794ھ) فرماتے ہیں:

أَن الحَدِيث الضَّعِيف إِذا تَلَقَّتْهُ الْأمة بِالْقبُولِ عمل بِهِ على الصَّحِيحُ حَتَّى إِنَّه ينزل منزلَة الْمُتَوَاتِرِ فِي أَنه يَنْسَخ الْمَقْطُوع

مفہوم:

جب حدیث کو تلقی بالقبول حاصل. ہو جائے تو وہ متواتر کا درجہ اختیار کر لیتی ہے

[۱/۳۹۰ الزركشي، النكت على مقدمة ابن الصلاح]

ابن دقیق العید رحمہ اللہ (سال وفات 702ھ) بھی اس بات کے قائل ہیں کہ تلقی بالقبول سے حدیث صحیح ہو جاتی ہے:

وفی الجملة: فقد تلخَّصَ أنَّ من صححه فلهم فیه طریقان: طریق الإسناد، وطریق التلقی بالقَبول

[۱/ ۴۷ ابن دقیق العید، شرح الإلمام بأحادیث الأحکام،]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (سال وفات 852ھ) نقل فرماتے ہیں:

أن الخبر إذا تلقته الأمة بالقبول تصدیقا له وعملا بموجبه أفاد العلم عند جماهیر العلماء من السلف والخلف

مفہوم:

جب حدیث کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کے حکم. پر. عمل. کرتے ہوئے روایت کو. تلقی بالقبول. حاصل. ہو جائے تو جمہور سلف. وخلف. کے نزدیک یقین کا فائدہ دیتی ہے

[۱/ ۱۳۹ النکت علی کتاب ابن الصلاح،]

امام شافعی رحمہ اللہ (سال وفات 204ھ) ایک. ضعیف حدیث کو ذکر. کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

لا یثبته أهل العلم بالحدیث ولکن العامة تلقته بالقبول وعملوا به

مفہوم:

محدثین کرام کے نزدیک اگرچہ یہ حدیث صحیح نہیں لیکن اکثر علماء کا عمل اسی پر ہے تو یہ روایت قبول ہو گی

[۱/۴۹۵ ابن حجر العسقلاني، النكت على كتاب ابن الصلاح]

امام. ابن عبد البر رحمہ اللہ (سال وفات 463ھ) ایک روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وأهل الحديث لا يصححون مثل اسناده لكن الحديث عندي صحيح لأن العلماء تلقوه بالقبول

مفہوم:

محدثین کرام اگرچہ اس کی اسناد کو صحیح نہیں قرار دیتے لیکن. میرے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ امت نے اس کو قبول کر لیا ہے

[۱٦/۲۱۹ ، ابن عبد البر، التمهيد]

[۲۲۹ شرح ابن ماجه لمغلطاي،]

[۱/٦٦ ، السيوطي، تدريب الراوي]

علامہ ابن سید الناس رحمہ اللہ (سال وفات 734ھ) نے بھی حافظ ابن عبد البر کی عبارت نقل کی ہے:

وهذا الحديث لم يحتج أهل الحديث بمثل إسناده وهو عندي صحيح لأن العلماء تلقوه بالقبول له والعمل به

[١٥٩/٢ ، ابن سيد الناس، النفح الشذي]

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (سال وفات 911ھ) لکھتے ہیں:

وفی قبول جماعة من العلماء واجماع الناس علی معناه غنی عن اسناده

مفہوم:

علماء کرام کی جماعت جب کسی حدیث کو قبول کر لیتی تو وہ اس کی سند دیکھنے کی احتیاج نہیں رہتی

[٦٦/١ ، السيوطي، تدريب الراوي]

امام. خطیب بغدادی رحمہ اللہ (سال وفات 463ھ) فرماتے ہیں:

خَبَرُ الْوَاحِدِ الَّذِی تَلَقَّتْهُ الْأُمَّةُ بِالْقَبُولِ فَيُقْطَعُ بِصِدْقِهِ

مفہوم:

خبر واحد کو جب تلقی بالقبول. حاصل. ہو جائے تو اس کی صحت کا. یقین کر لیا جائے گا

[٢٧٨/١ الخطيب البغدادي، الفقيه والمتفقه]

شیخ ابراہیم شبر خیتی رحمہ اللہ (سال وفات 1106ھ) فرماتے ہیں:

ومحل كونه لا يعمل بالضعيف فى الأحكام مالم يكن تلقاه الناس بالقبول، فإن كان كذلك تعين

وصار حجة يعمل به فى الأحكام وغيرها

مفہوم:

ضعیف حدیث کو جن تلقی حاصل. ہو جائے تو وہ احکام میں بھی حجت ہے

[شرح الأربعین النوویۃ صفحۃ 39]

امام ابن الوزیر یمنی (سال وفات 840ھ) لکھتے ہیں:

وقد احتج العلماء على صحةِ أحاديثَ بتلقى الأُمَّةِ لها بالقبول

مفہوم:

علماء نے تلقی بالقبول حاصل. کرنے والی حدیث سے احتجاج کیا ہے

[ابن الوزیر، العواصم والقواصم ۲/۲۹۷]

امام سخاوی رحمہ اللہ (سال وفات 902ھ) فرماتے ہیں:

وَكَذَا إِذَا تَلَقَّتِ الْأُمَّةُ الضَّعِيفَ بِالْقَبُولِ يُعْمَلُ بِهِ عَلَى الصَّحِيحِ

مفہوم

امت جب کسی حدیث کو قبول کرلے تو اس پر عمل. کیا جائے گا

[۱/ ۳۵۰ السخاوي، فتح المغيث بشرح ألفية الحديث،]

امام ابن فورک رحمہ اللہ (سال وفات 406ھ) فرماتے ہیں:

وقال الاستاذ ابوبکر بن فورك الخبر الذی تلقته الامة بالقبول محکوم بصدقه

مفہوم:

جس حدیث کو امت تلقی بالقبول کرلے وہ صحیح اور سچی ہے

[۲/ ۲۹۹ السبكي، تقي الدين، الإبهاج في شرح المنهاج،]

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رحمہ اللہ (سال وفات 1340ھ) فرماتے ہیں:

تلقی علماء بالقبول وہ شے عظیم ہے جس کے بعد ملاحظہ سند کی حاجت نہیں رہتی بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی

((30/ 660 فتاوی رضویہ))

عمل امت سے تقویت

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (سال وفات 852ھ) فرماتے ہیں:

من جملة صفات القبول التى لم يتعرض لها شيخنا ﴿يعنى العراقى﴾ أن يتفق العلماء على العمل بمدلول حديث فإنه يقبل ويجب العمل به.

مفہوم:

اگر علماء کسی ضعیف حدیث کے مدلول اور معنی پر. متفق ہوں تو اس حدیث کو. قبول کیا جائے

[ابن حجر العسقلاني، النكت على كتاب ابن الصلاح ، ١/٧٨]

شیخ انور شاہ کاشمیری دیوبندی (سال وفات 1353ھ) کہتے ہیں:

وذهب بعضُهم إلى أن الحديثَ إذا تأيَّد بالعملِ ارتقى من حال الضَّعْف إلى مرتبة القبول.

قلت: وهو الأَوْجَهُ عندى، وإن كَبُرَ على المشغوفِين بالإِسناد

مفہوم:

اور بعض نے کہا ہے کہ جب حدیث کو عمل سے تقویت ملے تو وہ ضعف کی حالت سے قبول کے درجے تک پہنچ جاتی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے، اگرچہ یہ اسناد کے شوقین افراد کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔".

[الكشميري، فيض الباري ، ٤/١٣٠]

امام مالک رحمہ اللہ (سال وفات 179ھ) کا یہ قول. بھی حدیث پر سلف کے عمل کی اہمیت کو واضح کرتی ہے امام. ابن بطال رحمہ اللہ (سال وفات 449ھ) نقل فرماتے ہیں:

إذا جاء عن النبی علیه السلام حدیثان مختلفان وبلغنا أن أبا بکر وعمر عملا بأحد الحدیثین وترکا الآخر، فإن فی ذلك دلالة علی أن الحق فی ما عملا به

مفہوم:

جب نبی علیہ السلام سے دو مختلف احادیث مروی ہوں اور ہمیں یہ معلوم ہو کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان میں سے ایک حدیث پر عمل کیا اور دوسری کو چھوڑ دیا، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حق اسی میں "ہے جس پر انہوں نے عمل کیا.

[۴/ ۲۴۴ ، ابن بطال، شرح صحیح البخاری]

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (463ھ) نے بھی اس کو نقل کیا:

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا يَقُولُ

إِذَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - حَدِيثَانِ مُخْتَلِفَانِ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ عَمِلَا بِأَحَدِ الْحَدِيثَيْنِ وَتَرَكَا الْآخَرَ كَانَ فِي ذَلِكَ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْحَقَّ فِيمَا عَمِلَا بِهِ

[۱/ ۱۷۵ ابن عبد البر، الاستذکار،]

امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ (سال وفات 370ھ) کے قول بھی سے حدیث کے موافق سلف کے عمل کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اس سے حدیث کو تقویت ملتی ہے:

مَتَى رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَبَرَانِ مُتَضَادَّانِ وَظَهَرَ عَمَلُ السَّلَفِ بِأَحَدِهِمَا كَانَ الَّذِي ظَهَرَ عَمَلُ السَّلَفِ بِهِ أَوْلَى بِالْإِثْبَاتِ

مفہوم:

جب نبی علیہ السلام سے دو متضاد خبریں مروی ہوں اور یہ ظاہر ہو جائے کہ سلف نے ان میں سے ایک پر عمل کیا ہے، تو وہ خبر جس پر سلف کا عمل ظاہر ہو، اثبات کے لائق زیادہ ہوتی ہے

[۱/۱۸ ، الجصاص، أحکام القرآن]

امام ابن عراق رحمہ اللہ (سال وفات 963ھ) فرماتے ہیں:

وَقد صرح غير وَاحِد بِأَن دَلِيل صِحَة الحَدِيث قَول أهل الْعلم بِهِ وَإِن لم يكن لَهُ إِسْنَاد يعْتَمد على مثله

مفہوم:

کئی ایک علماء کرام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ. علماء کے قول کی وجہ سے ضعیف حدیث صحیح ہو جاتی ہے اگرچہ اس کی کوئی قابل اعتماد سند نہ بھی ہو

[۲/۱۰۴ ، ابن عراق، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ]

کچھ وہ ضعیف احادیث جوامت کے عمل سے قوی ہوگئیں۔

(1)

شیخ ابن قیم جوزیہ حنبلی (سال وفات 751ھ) نے تلقین میت والی حدیث کو ضعیف کہنے کے باوجود عمل.

علماء کی وجہ سے قابل عمل. کہا

فَهَذَا الحَدِیث وَإِن لم یثبت فإتصال الْعَمَل بِهِ فِي سَائِر الْأَمْصَار والأعصار من غير انكار كَاف فِي الْعَمَل

بِهِ

مفہوم:

یہ حدیث اگر صحیح نہیں لیکن تمام شہروں میں اس پر عمل ہے یہی بات اس پر عمل. کرنے کے لیے کافی ہے

[ابن القیم، الروح، ۱۳]

(2)

شیخ ابن ابی العز (سال وفات 792ھ) لا یمس القرآن الا طاهر پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولکن قوله - صلى الله عليه وسلم -: لا يمس القرآن إلا طاهر هو في الكتاب الذي كتبه رسول الله -

صلى الله عليه وسلم - لعمرو بن حزم، وهو كتاب مشهور عند أهل العلم، تلقوه بالقبول والعمل، وإن

كان سنده ضعيفًا

مفہوم:

اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن علماء کے ہاں اسے تلقی بالقبول حاصل ہے

[۱/۴۱۴ ابن أبي العز، التنبيه على مشكلات الهداية،]

[۱۱/۱۷ ، عبد الكريم الخضير، شرح مختصر الخرقي]

(3)

لا وصية لوارث حدیث پر کلام کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (سال وفات 852ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ نَازَعَ الْفَخْرُ الرَّازِيُّ فِي كَوْنِ هَذَا الْحَدِيثِ مُتَوَاتِرًا وَعَلَى تَقْدِيرِ تَسْلِيمِ ذَلِكَ فَالْمَشْهُورُ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يُنْسَخُ بِالسُّنَّةِ لَكِنَّ الْحُجَّةَ فِي هَذَا الْإِجْمَاعِ عَلَى مُقْتَضَاهُ

مفہوم:

فخر الدین رازی رحمہ اللہ (سال وفات 606ھ) نے اس کے متواتر ہونے میں منازعت کی ہے انہوں نے کہا اگر متواتر مان بھی لیں تو امام شافعی رحمہ اللہ (سال وفات 204ھ) کے نزدیک حدیث سے قرآن کا نسخ جائز نہیں

حافظ رحمہ اللہ جوابا فرماتے ہیں:

کہ اس حدیث میں اصل حجت علماء کا اس کے موافق عمل کرنا ہے

[۵/۳۷۲ ابن حجر العسقلاني، فتح الباري لابن حجر،]

(4)

مشہور حدیثِ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جس کو فقہائے کرام قیاس کی حجیت کے باب میں پیش کرتے ہیں

بعض محدثین کرام نے اگرچہ اس کو ضعیف قرار دیا ہے

لیکن امام جصاص رازی رحمہ اللہ (سال وفات 370ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو تلقی بالقبول حاصل ہے

رُوِیَ بِالنَّقْلِ الشَّائِعِ الَّذِی تَلَقَّاهُ النَّاسُ بِالْقَبُولِ

[۲/۳۱۸ الجصاص، الفصول في الأصول،]

اسی حدیث کے متعلق امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ (سال وفات 463ھ) فرماتے ہیں:

فَكَذَلِكَ حَدِيثُ مُعَاذٍ لَمَّا احْتَجُّوا بِهِ جَمِيعًا غَنَوْا عَنْ طَلَبِ الْإِسْنَادِ لَهُ

مفہوم:

حدیث معاذ صحیح ہے اس کی سند میں بحث کی ضرورت نہیں

[۱/۴۷۱ ، الخطيب البغدادي، الفقيه والمتفقه]

(5)

امام حاکم رحمہ اللہ (سال وفات 405ھ) ایک روایت پر کلام کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَمِمَّا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى صِحَّةِ هَذَا الْحَدِيثِ اسْتِعْمَالُ الْأَئِمَّةِ مِنْ أَتْبَاعِ التَّابِعِينَ إِلَى عَصْرِنَا هَذَا إِيَّاهُ

وَمُوَاظَبَتُهُمْ عَلَيْهِ وَتَعْلِيمُهُنَّ النَّاسَ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

مفہوم:

اس حدیث کی صحیح ہونے پر ایک استدلال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ائمہ کرام نے اس پر عمل. کیا ہے
[464 / 1, الحاکم، ,المستدرک علی الصحیحین]

(6)

حافظ منذری رحمہ اللہ (سال وفات 656ھ) ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

كان عبد الله بن المبارك يفعلها، وتداولها الصالحون بعضهم من بعضٍ، وفيه تقويةٌ للحديث

المرفوع

مفہوم:

عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (سال وفات 181ھ) اس حدیث پر عمل کرتے تھے ان کے عمل سے یہ

حدیث اور قوی ہو جاتی ہے

[۱/ ۴٦۹ عبد العظیم المنذري، الترغیب والترهیب]

(7)

امام خطابی رحمہ اللہ (سال وفات 388ھ) ایک روایت پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هذا حديث قد اصطلح الفقهاء على قبوله و ذلك يدل على أن له أصلاً كما اصطلحوا على قبول قوله لا

.وصية لوارث، وفي إسناده ما فيه

مفہوم:

فقہاء نے اس حدیث کو قبول کیا ہے اور ان کا قبول کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس حدیث کی اصل موجود ہے

[الخطابي، معالم السنن، ۱۵۱/۳]

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (سال وفات: 463ھ) فرماتے ہیں:

وحديث سعد بن إسحاق هذا مشهور مَشْهُورٌ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ مَعْمُولٌ بِهِ عِنْدَهُمْ تَلَقَّوْهُ بِالْقَبُولِ وَأَفْتَوْا بِهِ

[ابن عبد البر، الاستذکار، ۲۱۴/٦]

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (سال وفات 463ھ) ایک حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَهُوَ عِنْدَ جَمَاعَةِ الْعُلَمَاءِ أَصْلٌ تَلَقَّوْهُ بِالْقَبُولِ وَبَنَوْا عَلَيْهِ كَثِيرًا مِنْ فُرُوعِهِ وَاشْتُهِرَ عِنْدَهُمْ بِالْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ شُهْرَةً يُسْتَغْنَى بِهَا عَنِ الإسناد كما اشتهر عندهم قول عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَمِثْلُ هَذَا مِنَ الْآثَارِ الَّتِي قَدِ اشْتُهِرَتْ عِنْدَ جَمَاعَةِ الْعُلَمَاءِ اسْتِفَاضَةً يَكَادُ يُسْتَغْنَى فِيهَا عَنِ الْإِسْنَادِ لِأَنَّ اسْتِفَاضَتَهَا وَشُهْرَتَهَا عِنْدَهُمْ أَقْوَى مِنَ الْإِسْنَادِ

مفہوم:

یہ حدیث حجاز و عراق میں مشہور ہے اور ایسی مشہور حدیث سند سے مستغنی ہو جاتی ہے

[٢٤/ ٢٩٠ ابن عبد البر، التمهید]

امام نووی رحمہ اللہ (سال وفات 676ھ) نے اس کو نقل کیا ہے:

قال ابن عبد البر إن هذا الحديث منقطع إلا أنه مشهور الاصل عند جماعة تلقوه بالقبول، وبنوا عليه كثيرا من فروعه

[١٣ / ٥٢ النووي، المجموع شرح المهذب،]

امام. شمس الدین زرکشی رحمہ اللہ (سال وفات 772ھ) نے بھی اس عبارت کو نقل کیا ہے:

وقد قال ابن عبد البر: هو محفوظ، مشهور، أصل عند جماعة العلماء، تلقوه بالقبول، وبنوا عليه كثيرا من فروعه، قد اشتهر عنهم بالحجاز، والعراق، شهرة يستغنى بها عن الإسناد كما اشتهر حديث «لا وصية لوارث».

[٣/ ٦١٦ الزركشي، شمس الدين، شرح الزركشي على مختصر الخرقي،]

امام خلیل بن اسحاق جندی رحمہ اللہ (سال وفات 776ھ) نے بھی اس عبارت کو نقل کیا:

وذكر أبو عمر أنه مشهور عند العلماء تلقوه بالقبول، وبنوا عليه كثيراً من الفروع، فقد اشتهر عندهم بالحجاز والعراق شهرة يستغنى بها عن الإسناد، كما اشتهر حديث: لا وصية لوارث

[۵/ ۵۸۱ التوضيح في شرح مختصر ابن الحاجب،]

علامہ حسین بن محمد مغربی رحمہ اللہ (سال وفات 1119ھ) نے بھی اس کو نقل کیا:

وقال ابن عبد البر: هو منقطع إلا أنه مشهور الأصل عند جماعة العلماء، تلقَّوه بالقبول وبنوا عليه كثيرا من فروعه.

[۶/ ۲۶ الحسین بن محمد المَغرِبِي، البدر التمام شرح بلوغ المرام،]

(8)

امام. خطیب بغدادی رحمہ اللہ (سال وفات 463ھ) کچھ احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَإِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ لَا تَثْبُتُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ لَكِنْ لَمَّا تَلَقَّتْهَا الْكَافَّةُ عَنِ الْكَافَّةِ غَنَوْا بِصِحَّتِهَا عِنْدَهُمْ عَنْ طَلَبِ الْإِسْنَادِ لَهَا

مفہوم:

یہ احادیث اگرچہ سند کے اعتبار سے ثابت نہیں لیکن جب اس کو امت نے قبول. کر لیا تو اس کی سند تلاش کرنے کی احتیاجی نہ. رہی

[۱/ ۴۷۱ الخطيب البغدادي، الفقيه والمتفقه]

(9)

امام ابن ابی زید القیروانی رحمہ اللہ (سال وفات 386ھ) ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

وَرَوَى الناس فی العشرین الدینار حدیثاً لیس بذی إسنادٍ قویٍّ إلاَّ أن النَّاسَ تلقَّوه بالعمل

مفہوم:

یہ حدیث اگرچہ مضبوط نہیں لیکن علماء کے نزدیک اسے تلقی بالقبول حاصل ہے

[۲/۱۰۷ النوادر والزيادات على مافي المدونة من غيرها من الأمهات،]

(10)

علامہ ابن یونس الصقلی رحمہ اللہ (سال وفات 451ھ) نقل فرماتے ہیں:

وقد روى ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم أيضاً، وإن كان حديثاً ليس بالقوى إلا أن الناس تلقوه بالعمل.

مفہوم:

یہ حدیث اگرچہ مضبوط نہیں لیکن علماء کے نزدیک اسے تلقی بالقبول حاصل ہے

[۶/۴ ابن يونس الصقلي، الجامع لمسائل المدونة،]

شہرت حدیث سے تقویت

علامہ زرکشی رحمہ اللہ (سال وفات 794ھ) ایک روایت پر کلام نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إِن إِسْنَادہ مُنْقَطع لَكِن استفاضته بَين النقلَة وَأهل الْمَغَازِي جعلته حجَّة

مفہوم:

یہ حدیث اگرچہ منقطع ہے لیکن ناقلین حدیث اور اہل مغازی کے ہاں شہرت کی وجہ سے حجت ہے

[الزركشي، النكت على مقدمة ابن الصلاح ، ۱/۱۱۱]

امام. ابو اسحاق اسفرائینی رحمہ اللہ (سال وفات 418ھ) فرماتے ہیں:

.تُعْرَفُ صِحَّةُ الْحَدِيثِ إِذَا اشْتُهِرَ عِنْدَ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ بِغَيْرِ نَكِيرٍ مِنْهُمْ

مفہوم:

محدثین کرام کے ہاں بلا نکیر کسی حدیث کے مشہور ہو جانے سے بھی حدیث کی صحت معلوم ہو جاتی ہے

[السيوطي، تدريب الراوي ، ۱/٦٦]

امام کمال الدین ابن الھمام رحمہ اللہ (سال وفات 861ھ) فرماتے ہیں:

وَمِمَّا يُصَحِّحُ الْحَدِيثَ أَيْضًا عَمَلُ الْعُلَمَاءِ عَلَى وَفْقِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عقِيبَ رِوَايَتِهِ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ... وَقَالَ مَالِكٌ: شُهْرَةُ الْحَدِيثِ بِالْمَدِينَةِ تُغْنِى عَنْ صِحَّةِ سَنَدِهِ

مفہوم:

علماء کرام کا حدیث کے موجب (حکم) پر عمل. کرنے سے بھی حدیث صحیح ہو جاتی ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ (سال وفات 279ھ) کئی مقامات پر. فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور لوگوں کا عمل. اس پر ہے

اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ (سال وفات 179ھ) فرماتے ہیں:

کسی حدیث کا مشہور ہونا حدیث کی سند کی صحت سے مستغنی کر دیتی ہے

[فتح القدیر، الکمال بن الھمام، ۴۹۳/۳]

موافقت قرآن و سنت سے تقویت

امام ابن الحصار مالکی رحمہ اللہ (سال وفات 620ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ يَعْلَمُ الْفَقِيهُ صِحَّةَ الْحَدِيثِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي سَنَدِهِ كَذَّابٌ بِمُوَافَقَةِ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَوْ بَعْضِ أُصُولِ الشَّرِيعَةِ، فَيَحْمِلُهُ ذَلِكَ عَلَى قَبُولِهِ وَالْعَمَلِ بِهِ

مفہوم:

کبھی کبھار جب حدیث کی. سند. میں کوئی جھوٹا راوی نہیں ہوتا تو فقیہ قرآنی آیت کی موافقت یا کسی اصول. شریعت کی موافقت کی وجہ سے حدیث کی صحت کا قول. کر دیتا ہے

[۱/٦٦ ، السيوطي، تدريب الراوي]

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ (سال وفات 463ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ يُسْتَدَلُّ أَيْضًا عَلَى صِحَّتِهِ بِأَنْ يَكُونَ خَبَرًا عَنْ أَمْرٍ اقْتَضَاهُ نَصُّ الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ أَوِ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى تَصْدِيقِهِ أَوْ تَلَقَّتْهُ الْكَافَّةُ بِالْقَبُولِ وَعَمِلَتْ بِمُوجَبِهِ لِأَجْلِهِ.

مفہوم:

کبھی کبھار کسی ضعیف حدیث کی صحت قرآنی آیت یا سنت متواترہ کی موافقت. یا اجماع امت یا امت کے عمل. کی وجہ سے بھی معلوم ہو جاتی ہے

[۱۷ الخطیب البغدادي، الكفاية في علم الرواية]

امام ابو اسحاق شاطبی رحمہ اللہ (سال وفات 790ھ) فرماتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ مِنَ الْجَمِيعِ صِحَّةُ اعْتِبَارِ الْحَدِيثِ بِمُوَافَقَةِ الْقُرْآنِ

مفہوم:

خلاصہ. کلام یہ قرآنی موافقت کی وجہ سے حدیث کی صحت کا. اعتبار کیا جائے گا

[۴/۳۳۹ الشاطبي، الموافقات،]

تفرد کذاب وضع حدیث. کو مستلزم نہیں

امام سخاوی نے رحمہ اللہ (سال وفات 902ھ) فرماتے ہیں:

أَنَّ مُجَرَّدَ تَفَرُّدِ الْكَذَّابِ بَلِ الْوَضَّاعِ، وَلَوْ كَانَ بَعْدَ الِاسْتِقْصَاءِ فِي التَّفْتِيشِ مِنْ حَافِظٍ مُتَبَحِّرٍ تَامِّ الِاسْتِقْرَاءِ - غَيْرُ مُسْتَلْزِمٍ لِذَلِكَ، بَلْ لَا بُدَّ مَعَهُ مِنَ انْضِمَامِ شَيْءٍ

مفہوم:

جھوٹے راوی کو کسی روایت میں متفرد ہونا بھی وضع کو مستلزم نہیں

[۱/۳۱۳ السخاوي، فتح المغيث بشرح ألفية الحديث،]

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (سال وفات 974ھ) نے بھی اس کو ذکر کیا ہے

[1/135 الهيتمي، فتح الإله في شرح المشكاة]

علامہ لکھنوی رحمہ اللہ (سال وفات 1304ھ) نے بھی اس کو ذکر کیا ہے

[456 اللكنوي، ظفر الاماني، صفحة]

امام. زین الدین عراقی رحمہ اللہ (سال وفات 806ھ) فرماتے ہیں:

فَلاَ یلزمُ مِنْ وُجودِ کذّابٍ فی السندِ أنْ یکونَ الحدیثُ موضوعاً

مفہوم:

سند میں جھوٹے راوی ہونا روایت کے موضوع ہونے کو لازم نہیں

[۱/۳۰۷ شرح التبصرة والتذکرة ألفیة العراقي،]

امام بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (سال وفات 794ھ) نے بھی اس کو ذکر کیا

[۲/۲۵۵ ، النکت علی مقدمة ابن الصلاح]

شیخ صنعانی (سال وفات 1182ھ) نے بھی اس کو ذکر کیا

[۲/۵۳ ، الصنعاني، توضیح الأفکار]

وہابی عالم شیخ عبد الرحمن معلمی (سال وفات 1386ھ) ایک روایت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فیری ابن حجران الحکم بالوضع یحتاج الی امر آخر ینضم الی حال الراوی

مفہوم:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (سال وفات 852ھ) کے نزدیک کذاب کی حدیث موضوع ہونے کے لیے ساتھ میں کوئی قرینہ ہونا بھی ضروری ہے

[۴۳۰ حاشية الفوائد المجموعة للشوكاني،]

ضعیف شدید کی بحث

ایک روایت کے متعلق حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (سال وفات 571ھ) فرماتے ہیں:

یہ روایت منکر ہے

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (سال وفات 911ھ) اس کے تحت لکھتے ہیں: منکر تو بھی مقبول ہے کیونکہ منکر ضعیف کی اقسام میں سے ہے

[11 السيوطي، نشر العلمين في إحياء الأبوين]

اسی طرح کا قول علامہ زرقانی رحمہ اللہ (سال وفات 1122ھ) نے بھی ذکر کیا ہے

[317/1 الزرقاني على المواهب،]

حافظ مزی رحمہ اللہ (سال وفات 742ھ) نے ایک روایت کے متعلق منکر فرمایا جس پر امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

.وَالْمُنكر من قسم الضَّعِيف وَهُوَ مُحْتَمل فِي الْفَضَائِل

مفہوم:

منکر ضعیف کی اقسام میں سے ہے اور فضائل. میں مقبول ہے

[50/2, ابن عراق, تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ]

اسی میں ہے:

قلت لَا يلْزم من كَون الْخَبَر مُنْكرا أَن يكون مَوْضُوعا

[178/2, ابن عراق, تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ]

اسی میں ایک دوسرے مقام پر ہے:

وَمتْن الحَدِيث مُنكر، (قلت) لَا يلْزم من كَون الحَدِيث مُنْكرا أَن يكون مَوْضُوعا

[184/2, ابن عراق, تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ]

امام سخاوی رحمہ اللہ (سال وفات 902ھ) ایک روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وقد جاء من حديث أنس كما سأذكره وفي الجملة هو حديث ضعيف جداً يكتب في فضائل الأعمال وأما كونه موضوعاً فلا

مفہوم:

یہ روایت سخت ضعیف ہے البتہ اس کا فضائل میں لکھا جائے گا

[۲۳۰ ، السخاوي، القول البديع]

امام بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (سال وفات 794ھ) فرماتے ہیں:

مِنْهَا قد كثر مِنْهُم الحكم على الحَدِيث بِالْوَضْعِ استنادا إِلَى أَن رَاوِيه عرف بِالْوَضْعِ فيحكمون على جَمِيع مَا يرويهِ هَذَا الرَّاوِي بِالْوَضْعِ وَهَذِه الطَّرِيقَة استعملها ابْن الْجَوْزِيّ فِي كتاب الموضوعات وَهِي غير صَحِيحَة لِأَنَّهُ لَا يلْزم من كَونه مَعْرُوفا بِالْوَضْعِ أَن يكون جَمِيع مَا يرويهِ مَوْضُوعا لَكِن الصَّوَاب فِي هَذَا أَنه لَا يحْتَج بِمَا يرويهِ لضَعْفه وَيجوز أَن يكون مَوْضُوعا لَا أَنه مَوْضُوع لَا محَالة

مفہوم:

صرف اسناد میں کمزور راوی کی وجہ سے حدیث کو موضوع کہنے کا طریقہ درست نہیں جیسا کہ ابن جوزی رحمہ اللہ (سال وفات 597ھ) نے کیا اور معروف بالوضع کی ہر روایت کو موضوع کہنا درست نہیں بلکہ اس کے ضعف کا حکم لگایا جائے گا

[۲/۲٦۵ ، النكت على مقدمة ابن الصلاح]

امام سیوطی رحمہ اللہ (سال وفات 911ھ) نے بھی اسی بات کو ذکر کیا ہے:

[16 السيوطي، نشر العلمين المنيفين في احياء الأبوين الشريفين، صفحة]

علامہ عبد الحی الکتانی رحمہ اللہ (سال وفات 1382ھ) نے اسی بات کو ذکر کیا

[68 الكتاني، كشف اللبس عن حديث وضع اليد على الراس، صفحة]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (سال وفات 852ھ) فرماتے ہیں:

الحديث المنكر والضعيف الذى يحتمل فيه الترغيب والترهيب

مفہوم:

حدیث منکر اور ضعیف کو ترغیب وترہیب میں قبول کیا جائے گا

[١/١٢٦ ، ابن حجر العسقلاني، النكت على كتاب ابن الصلاح]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (سال وفات 852ھ) ایک حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قُلْتُ تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُبْنُ أَيُّوبَ وَهُوَضَعِيفٌ جِدًّا وَقَدْ أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَفِي صَحِيحِهِ وَقَالَ إِنْ صح الخبر فإني فِي الْقَلْبِ مِنْ جَرِيرِبْنِ أَيُّوبَ وَكَأَنَّهُ تَسَاهَلَ فِيهِ لِكَوْنِهِ مِنَ الرَّغَائِبِ

مفہوم:

جریر بن ایوب اس کو روایت کرنے میں متفرد ہے اور وہ سخت ضعیف ہے اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (سال وفات 311ھ) شاید اس حدیث کے فضائل اعمال سے متعلق ہونے کی وجہ سے اپنی صحیح میں ذکر کیا اور نرمی دکھائی

[٦/ ٤٢ ، ابن حجر العسقلاني، المطالب العالية]

امام مرتضی زبیدی رحمہ اللہ (سال وفات 1205ھ) ایک۔ روایت کے متعلق لکھتے ہیں:

والحديث ضعيف لضعف كثير بن عبد الله ففي الكاشف واه وقال أبو داود كذاب وفي الميزان عن الشافعي ركن من أركان الكذب

[الزبيدي، تخريج أحاديث إحياء علوم الدين، ۳/ ۱۱۳۰]

اس طرح کی اور کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں

شیخ صنعانی (سال وفات 1182ھ) لکھتے ہیں:

وأما غير الموضوع كالأحاديث الواهية فجوزوا أى أئمة الحديث التساهل فيه وروايته من غير بيان لضعفه إذا كان واردا في غير الأحكام وذلك كالفضائل والقصص والوعظ وسائر فنون الترغيب والترهيب

مفہوم:

کمزور احادیث میں علماء کا تساہل معروف ہے کہ ان کو ترغیب و ترہیب میں قبول کرتے ہیں

[الصنعاني، توضيح الأفكار لمعاني تنقيح الأنظار، ۲/ ۸۲]

متابعت موجب تقویت

برکۃ الھند شیخ عبد الحق محدث دہلوی (سال وفات 1052ھ) فرماتے ہیں:

والمتابعة توجب التقوية التأييد. ولا يلزم أن يكون المتابع مساويًا في المرتبة للأصل، وإن كان دونه يصلح أيضًا للمتابعة

مفہوم:

کبھی کبھار درجہ میں کم روایت بھی دوسری حدیث کی تقویت کا فائدہ. دیتی ہے

[۱/۱۱۰ ، عبد الحق الدِّهلوي، لمعات التنقيح]

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (سال وفات 911ھ) نقل فرماتے ہیں:

وَأَمَّا الضَّعْفُ لِفِسْقِ الرَّاوِي ، أَوْ كَذِبِهِ، فَلَا يُؤَثِّرُ فِيهِ مُوَافَقَةُ غَيْرِهِ لَهُ، إِذَا كَانَ الْآخَرُ مِثْلَهُ ; لِقُوَّةِ الضَّعْفِ وَتَقَاعُدِ هَذَا الْجَابِرِ نَعَمْ يَرْتَقِي بِمَجْمُوعِ طُرُقِهِ، عَنْ كَوْنِهِ مُنْكَرًا أَوْ لَا أَصْلَ لَهُ. صَرَّحَ بِهِ شَيْخُ الْإِسْلَامِ، قَالَ: بَلْ رُبَّمَا كَثُرَتِ الطُّرُقُ حَتَّى أَوْصَلَتْهُ إِلَى دَرَجَةِ الْمَسْتُورِ وَالسَّيِّئِ الْحِفْظِ، بِحَيْثُ إِذَا وُجِدَ لَهُ طَرِيقٌ آخَرُ فِيهِ ضَعْفٌ قَرِيبٌ مُحْتَمَلٌ ارْتَقَى بِمَجْمُوعِ ذَلِكَ إِلَى دَرَجَةِ الْحَسَنِ.

مفہوم:

ضعیف شدید رویات جب کئی مل جائیں تو اس کو منکر اور لا اصل لہ سے نکال کر مستور یا سئي الحفظ کے درجہ لے آتی ہیں

[194 / 1, السيوطي, تدريب الراوي]

فوائد مہمہ

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (سال وفات 911ھ) ایک حدیث پر کلام کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وعلى الحالتين يمكن أن يخرج الحديث عن كونه موضوعًا بوجوده بسندين مختلفين

مفہوم:

بہر حال حدیث کے دو سندیں ہونے کی وجہ سے وہ موضوعیت سے نکل جائے گی

[٢ / ٦٩٠ السيوطي، قوت المغتذي على جامع الترمذي،]

علامہ قاؤقجی حنفی (سال وفات 1305ھ) لکھتے ہیں:

.وَحَيْثُ اخْتلف فِيهِ لَايحسن الحكم عَلَيْهِ بِالْوَضْعِ .

مفہوم:

جہاں پر حدیث کے موضوع ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہو تو موضوع کا حکم .لگانا بہتر نہیں

[149 , القاؤقجي,اللؤلؤالمرصوع]

خلاصہ کلام

اس روایت کو موضوع کہنا مناسب نہیں، کیونکہ یہ مرفوع اور موقوف دونوں طور پر شواہد کے ساتھ مروی ہے۔ امت کے اجماع اور اس پر مسلسل عمل نے اس کی استنادی حیثیت کو مزید مضبوط کیا ہے۔ یہ کم از کم ضعیف کے درجے کی ہے، لیکن موضوع ہرگز نہیں۔ ہماری معلومات کی حد تک کسی بھی محدث نے اس روایت کو موضوع قرار نہیں دیا۔

نوٹ:

((یاد رہے اس تحریر سے ہمارا مقصود صرف حدیث مذکور کی فنی حیثیت واضح کرنا ہے
گستاخ رسول کا فقہی حکم کتب میں مسطور ہے اس پر حد قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے عام پبلک کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں عام پبلک کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں))

واللہ اعلم بالصواب